تحذیرالناس کے ردّ میں لاجواب علمی دلائل

ختمِ نبوّت

اور

تحذیرُ النّاس

سیّد بادشاہ تبسّم بخاری

(ایم اے اردو پی ایچ ڈی)

ادارہ اشاعۃ العلوم

[illegible] لاہور

تحذیر الناس کے رد میں لاجواب علمی دلائل

ختم نبوت اور تحذیر الناس

سید بادشاہ تبسم بخاری

(ایم اے اردو بی ایڈ)

ادارہ اشاعت العلوم

کرشن پورہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

نام کتاب	ــــــــ	ختم نبوت اور تحذیر الناس
تصنیف	ــــــــ	سید بادشاہ تبسم بخاری
اشاعت بار اول	ــــــــ	دسمبر 2011ء
کمپوزنگ	ــــــــ	ظفر سلطان/محمد عرفان شاہ/غلام یٰسین
صفحات	ــــــــ	508
ناشر	ــــــــ	ادارہ اشاعت العلوم، روشن پورہ، لاہور
تعداد	ــــــــ	1100
قیمت	ــــــــ	روپے

ملنے کے پتے

(۱) مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

(۲) مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۳) احمد بک کارپوریشن (بیسمنٹ) اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۴) اسلامک بک کارپوریشن (بیسمنٹ) اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۵) مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

انتساب

اُس بلند مرتبہ ہستی کے نام

جس نے تحفظِ ختم نبوت کے لئے مجاہد اوّل کا کردار ادا کیا

یعنی

خلیفۂ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

''اسی طرح خالق زمین و زمان کو جو آخری ہدایات دینا تھیں وہ حضرت ﷺ کی معرفت دے دیں اور اعلان کر دیا کہ اب یہ رسول آخری رسول ہے''۔ (ایضاً ص ۱۰۷)

مزید لکھتے ہیں:

''خاتم النبیین کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ سلسلہ انبیاء علیہم السلام میں آپ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ (ایضاً ص ۱۹)

جب کہ نانوتوی صاحب اس '' آخری نبی '' کے معنی کو عوامی خیال بتلا رہے ہیں اور بدر عالم میرٹھی مزید جوش میں آ کر لکھتے ہیں ''واللہ ثم باللہ، جس کو خدا نے آخری نبی کہا ہے وہی آخری نبی ہے''۔ (شان خاتم النبیین ص ۱۳۲)

(۳) زمانے کے اعتبار سے حضور ﷺ جملہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام سے پہلے آ ئیں، یا سب کے آخر میں آ ئیں اس تقدم یا تاخر زمانی میں کسی قسم کی کوئی فضیلت نہیں۔ بالذات کا لفظ یہاں پر مہمل ہے اس لیے اسکا ذکر کرنا بے سود ہے۔ تفصیل اگلے نمبر میں ملاحظہ فرمائیں تا کہ علمائے دیو بند ہم پر خیانت کا بہتان نہ باندھ سکیں۔

(۴) آخری نبی ہونے کو مقام مدح میں یعنی تعریف کے موقع پر ذکر کرنا صحیح نہیں۔ اور یہ آیت مقام مدح ہے۔ تعریف کی جگہ ہے، اس لیے اس آیت میں خاتم النبیین آخری نبی کے معنی میں نہیں۔ اس کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ آخر الانبیاء ہونے میں کوئی مدح یا فضیلت نہیں۔ کیونکہ لائق فضیلت وہی ہے جو لائق مدح ہو۔ جو لائق مدح نہیں وہ لائق فضیلت کہاں رہا۔ لہٰذا جب آخر الانبیاء ہونا مقام مدح میں ذکر کرنا صحیح نہ ہوا تو ثابت ہوا کہ اس میں نہ بالذات فضیلت ہے نہ بالعرض۔ نانوتوی صاحب نے لکھ ضرور دیا کہ ''تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں'' مگر اگلے ہی جملے میں اس کی یہ کہہ کر نفی بھی کر دی کہ ''پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس (آخری نبی ہونے) کی

صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے''۔ تو نانوتوی صاحب کا صاف ستھرا کہنا یہ ہے کہ مقامِ مدح میں کسی وصف کے ذکر کے لیے اس وصف کا بالذات ہونا ضروری ہے۔ جب آخری نبی ہونے کا وصف مقام مدح میں ذکر کے لائق ہی نہیں (معاذ اللہ) اور اس قابل ہی نہیں کہ اس کو حضور علیہ السلام کی مدح و تعریف میں بیان کیا جائے تو مطلقاً اس وصف مبارک میں فضیلت ہونے کا انکار ہوا۔ اگر کوئی دیو بندی مولانا اس کے بعد بھی لکھے کہ بالذات کی نفی ہے بالعرض کی نہیں جیسا کہ مولانا منظور نعمانی صاحب نے ''فیصلہ کن مناظرہ'' میں لکھا کہ ''اس میں صرف فضیلت بالذات کی نفی کی گئی ہے جو بطور مفہوم مخالف فضیلت بالعرض کے ثبوت کو مستلزم ہے'' تو وہ نانوتوی صاحب کے اس جملے کا معنی بتائے ''پھر مقام مدح میں.... کیونکر صحیح ہو سکتا ہے'' اور بقول مولانا منظور نعمانی صاحب اگر بالعرض فضیلت کی نفی نہیں تو پھر اس جملے کا مطلب یہ ہوگا ''پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس (آخری نبی ہیں بالعرض فضیلت ہونے کی) صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے''۔ (قرآن و حدیث کے احکام میں مفہوم مخالف معتبر نہیں ہوتا'' (شرح صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ از علامہ غلام رسول سعیدی) ممکن ہے کسی کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی ہو لہٰذا ہم مکمل عبارت اسی مطلب کے ساتھ لکھ دیتے ہیں جو مطلب مولانا منظور نعمانی صاحب اور دیگر علمائے دیو بند بتاتے ہیں ملاحظہ فرمایئے! ''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے (یعنی اس مطلب کے ساتھ ہے) کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق (پچھلے نبیوں) کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم (عقل و شعور رکھنے والوں) پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی (پہلا نبی ہونے یا آخری نبی ہونے) میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (البتہ بالعرض فضیلت ہے) پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس

(آخری نبی مع فضیلت بالعرض ہونے کی) صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے''۔

جب اس صورت میں بھی صحیح نہیں تو پتا چلا کہ بالعرض فضیلت کی بھی نفی ہوئی یا نہ ہوئی؟ تو مطلب یہ ہوا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں نہ بالذات فضیلت ہے نہ بالعرض، کسی قسم کی اصلاً کوئی فضیلت نہیں۔ اسی لیے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے ''حسام الحرمین'' میں اس کا معنی مَعَ اَنَّهٗ لَا فَضْلَ فِيْهِ اَصْلًا عِنْدَ اَهْلِ الْفَهْمِ فرمایا۔ آپ نے دیکھ لیا کہ اردو عبارات کا مطلب یہی نکلا کہ ''آخری نبی'' کے معنی میں نہ بالذات فضیلت ہے نہ بالعرض، مطلقاً اور اصلاً کوئی فضیلت نہیں لہٰذا اعلیٰ حضرت نے اس کا عربی ترجمہ بالکل صحیح فرمایا:

مناظر اسلام مولانا غلام مہر علی صاحب اس کا جواب یوں دیتے ہیں:

جواب: ''اولاً تو دیوبندیہ کا کہنا ہی غلط ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم نے لفظ بالذات اڑا دیا ہے۔ کیوں کہ آپ نے نانوتوی کی جس عبارت کا ترجمہ فرمایا ہے۔ اس میں جملہ لَا فَضْلَ فِيْهِ اَصْلًا صاف موجود ہے اور یہ لفظ اصلاً ہی لفظ بالذات کا ترجمہ ہے۔ لفظ اصل ذات کے معنی میں آتا ہے یا نہیں۔ اس کے متعلق بے شمار لغوی استشہادات پیش کیے جاسکتے ہیں یہاں ہم اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتے ہیں کہ خصوصاً اسی کتاب تحذیر الناس میں تو لفظ ذات اور لفظ اصل ہر جگہ ایک ہی معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ یہ عبارت ملاحظہ ہو۔ نانوتوی صاحب لکھتے ہیں:

''یہ بات اس بات کو مستلزم ہے کہ وصف ایمانی آپ میں بالذات ہو اور مومنین میں بالعرض۔ آپ اس امر میں مومنین کے حق میں والد معنوی ہیں یعنی اوروں کا ایمان آپ کے ایمان سے پیدا ہوا ہے اور آپ کا ایمان اوروں کے ایمان کی اصل ہے''۔

(تحذیر الناس ص ۲، ص ۴ کتب خانہ گوجرانوالہ)

تو یہاں ذات کا بدل اصل اور اصل کا بدل ذات موجود ہے''۔

(دیوبندی مذہب ص ۵۹۵ ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

ثابت ہوا امام احمد رضا بریلوی کا دامن خیانت سے پاک ہے۔

(۵) اس آیت کو مقام مدح میں نہ مانیں، کہ یہ کوئی تعریف کا مقام نہیں اور خاتم النبیین کو اوصاف مدح میں سے نہ مانیں تو البتہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا درست ہوسکتا ہے مگر چونکہ یہ وصف خاتم النبیین اوصاف مدح سے ہے اور آیت کا مقام بھی مقام مدح سے ہے اس لیے اس آیت میں خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا درست نہیں۔ اس لیے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی فضیلت نہیں۔ ''ہاں اگر اس وصف (خاتم النبیین) کو اوصاف مدح میں سے نہ کہے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی (آخری نبی ہونا) صحیح ہوسکتا ہے''۔

(۶) اگر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لیں گے تو یہ خدا کی جانب زیادہ گوئی یعنی فضول بات یا بے ہودہ گوئی کا وہم ہوگا۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ آخری نبی ہونا کوئی بے ہودہ اور لغو وصف ہے جس میں کچھ بھی فضیلت نہیں، نہ بالذات نہ بالعرض۔

نانوتوی صاحب کا کہنا یہ ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کیا گیا تو مطلب یہ ہوگا کہ نعوذ باللہ خدا نے کوئی لغو اور بے ہودہ بات کہہ دی ہے۔ اتنی واضح عبارت ہونے کے باوجود یہ کہنا کہ آخری نبی میں وہ بالعرض فضیلت کے قائل ہیں، کس قدر بے انصافی ہے، سوچئے جس وصف میں بے ہودہ گوئی کا وہم ہوتا ہو وہ وصف کسی فضیلت کا حامل ہی کب ہوتا ہے۔ نیز ''آخری نبی'' کو خدا کی بے ہودہ گوئی کا وہم کہنا بھی خدا کی توہین ہے۔ مولانا نانوتوی تو خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کو خدا کی جانب ایک فضول بات کا وہم دلاتے ہیں جبکہ مولانا مفتی عاشق الٰہی بلند شہری دیوبندی خاتم کے متعلق رقم طراز ہیں:

''یہ دوسری قرأت جو (ت) کے زیر کے ساتھ ہے، قرأت متواترہ ہے اسکا انکار بھی کفر ہے۔ ہم نے خصوصیت کے ساتھ یہ قرأت اسلیے ذکر کی ہے کہ بعض ملحدوں نے خاتم النبیین (بفتح التاء) کا ترجمہ افضل